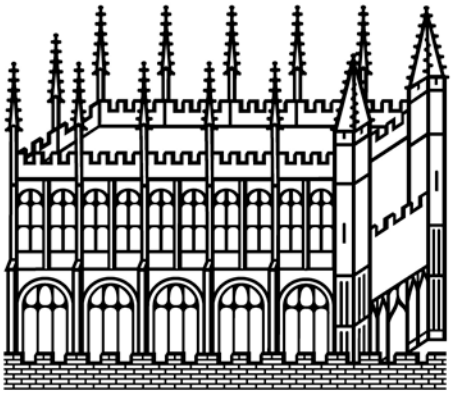


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

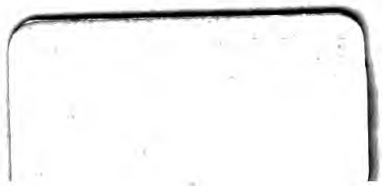
For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

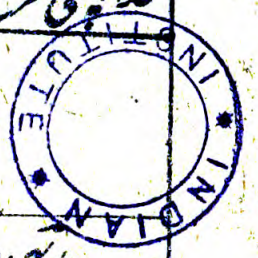




A
16.B.71.

16A71

وعاقبت کو ہر دم یاد رکھے دنیا کی بہت لالچ نکرے آخرت کا گھر آباد کرے
دوسری قسم اپنے امور دنیاوی مین دور اندیشی کرنا ہی میانتک کا کام
واہتمام سوچے جب تک مرنا ہی جو کوئی ان تینون اصول پر کام کرے گا
خدا اچھی طرح سے اُسکا انجام کرے گا۔



مثل ہو
ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی

بدیہی دیکھ لو کہ صاحبان انگریز بہادر ہر چند جولانی رائے مین بخلبت
وہ حکماء یونان ہین ہر ایک زمانے کے افلاطون اور لقمان ہین لیکن
اِن سب بات پر سخت ثابت قدم ہین ہر کام مین کمتر لوگون سے بھی مشورہ
طلب وہمدم ہین اور آہستگی بھی ایسی ہی پرچھائین کی چال
جیسی ہی کہ کسی کو مطلق کچھ تمیز نہو سکے ایسی چال چلن سے
ملک کا انتظام کیا کہ کسی بادشاہ نے ایسا نہ اہتمام کیا اِس
حُسن وخوبی کے باعث اُنکی دور اندیشی ہی اسی کے سبب دن دن مُلک
ومال کی ترقی وبیشی ہی

کر دیگا اگر میرا حق کتنا ہی تیرے ذمے باقی رہتا مین معاف کر دیتا تیری اسقدر عبادت و تقوی کے باعث اس ایک گناہ سے تجھے صاف کر دیتا مگر جب ایک بندہ دوسرے بندے کا باقیدار ہی اُسی حقدار کی رضامندی کا اعتبار ہی مین اگر اُسکی تلافی نہ دون نہایت امر خلاف ہی عین ظلم ہی اور صریح عکس انصاف ہی اور ایسا ہی تقاضا ہے عقل و نقلا بھی ہی ایسا ہی دستور سلاطین و حکما بھی ہی۔

بیان تامل و مشورت و دور اندیشی کا

اے عزیز تامل و آہستگی سے سب کام کا حسن انصرام ہوتا ہی جلدی مین اکثر کام خام رہتا ہی التعجیل من فعل الشیاطین یاد رکھو لیس من العدل شرعۃ یراقوارہ رکھو آہستگی خردمندی کی نشانی ہی شتاب کاری صریح نادانی ہی ؎ با آہستگی کار باشد درست ۔ درست و درست و درست اور اے دوست ہر امر مین شورای بھی ضرور ہی خود رائی مین بہت سا فتور ہی شاورہم فی الامر حکم خدا ہی عقل اسکی مقتضا جدا ہی۔

نقل ہی کہ

ایک حکیم سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے اتنی عقل کہان سیکھا اُسنے کہا کہ مین نے ادنی سے ادنی سے پوچھنے مین کبھی شرم نہ کیا دیکھو ایک مثل اسکی آشکار ہی ایک آدمی کا درپے ہونا اکثر بیکار ہی اگر ایک گروہ کسی صید کو گھیرے مین لائے کم ایسا ہو کہ زندہ ہاتھ سے نکلجائے اور اے بھائی دور اندیشی بھی ہر شخص کو لازم ہی عقل تو اُسی کی حاکم ہی اعلے درجہ کی دور بینی یہ ہی کہ موت

ہوا آخر پھر انسان کامل ہوا اچھی صحبت ایسی چیز ہی اسی سے آدمی کو حاصل تمیز ہی۔

رعایت حقوق

اے عزیز جملہ خصائل حمیدہ اور صفات برگزیدہ سے رعایت حقدار کی راعی حقوق پر ہر شخص کا دل و جان نثار ہی پہلے مقدم ادائے حقوق خالق کائنات ہی وہی منعم حقیقی جمیع موجودات و ہر ذرات شش جہات ہی بعدہ صاحب حقوق مخلوقات مین انواع ہین ہر ایک کے ادائے حقوق کے علیحدہ اوضاع ہین حق پدر جیسا پسر پر ہی ویسا ہی حق پسر پدر پر بھی ہی اگرچہ حق زوج زوجہ پر بے شمار ہی اور حق رعیت اور لشکر شاہ پر بسیار ہی مگر ویسا ہی حق زوجہ کا زوج پر ہوتا ہی اور حق بادشاہ رعایا اور فوج پر ہوتا ہی گو حق اُستاد شاگرد پر بہت مشہور ہی لیکن اُستاد کو بھی خیال شاگرد ضرور ہی غرض ہر ایک کا حق ایک قسم خاص ہوتا ہی اُسی کے ادا و وفا کا وجوب و اختصاص ہوتا ہی اپنے اپنے درجہ و حق داری کا ایک دوسرے کو خیال چاہیے اُسی سے ہر ایک کو تحصیل کمال چاہیے اگر اسمین کوئی سستی اور کاہلی کریگا گویا اپنے کو پلہ زیان پر دھریگا تفصیل اسکی کسی دوسری کتاب مین بیان کرونگا انشاء اللہ تعالے تیرے دلکی اُس سے اطمینان کرونگا۔

حدیث شریف مین آیا ہی کہ مرد کیسا ہی زاہد و پارسا ہوگا کیسا ہی عابد و باصفا ہوگا اگر اُسکے ذمہ ذرہ بھر بھی کسیکا حق باقی رہیگا چار ناچار قیامت کے دن عذاب سہیگا جب خدا سے عذر پیش کریگا خداوند تعالے یہ تقریر پیش

صحبت اصحاب کہف روزے چند	پئے نیکان گرفت مردم شد

دیکھو نمک کی کان مین گدھا بھی پڑکے نمک خوشگوار ہو جاتا ہی پارہ کی معدن مین اینٹ پتھر گرکے نہایت آبدار ہو جاتا ہی مٹی مین مل کے ہر شے مٹی بن جاتی ہی آگ مین جو چیز پڑتی ہی شعلہ زن ہو جاتی ہی بری صحبتون مین نہ بیٹھا کرو اور اُسے اچھا سمجھکر نہ اختیار کرو اچھے لوگون کی صحبت اختیار کرو میرے کہنے کا اعتبار کرو ورنہ بہت حسرت و پشیمانی کروگے عمر بھر کف افسوس ملوگے آخرت مین بھی تو پچھتائے گا سوائے ندامت و حسرت کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا دیکھ اب بھی سودا ہی ہوش کر میرے کہنے پر کان دھیان دھر۔ یہ حکایت چشم دید ہی

حکایت چشم دید

اسپتال فیض آباد مین بچشم خود مین نے دیکھا ہی کہ ایک شخص صورت مین انسان و سیرت مین حیوان تھا مگر حقیقت مین وہ بچہ انسان تھا بچپن مین اُسکو بھیڑیا پکڑ لیگیا تھا ماں باپ اُسکے کو یاس و حسرت دے گیا تھا گرگ نے اُسے لیجاکر اپنے بچون کی طرح پالا اور اپنے روش و چال پر اُسکو لگا لا چند روز مین سکھلاکر اپنی طرح چلانے لگا اور اُسے دیکھکر وہ لڑکا بھی سیالون کی طرح لٹکنے لگا ایک روز شکار مین اُسے گورون نے دیکھ پایا عجوبہ شے دیکھکر پکڑنے کو دوڑایا آخرکار اُسے گرفتار کرلائے جب صاحبان اُسے دیکھنے آئے زانو و ہتھیلی کے بل سے درندون کی طرح چلتا آدمی کو دیکھکر حملہ کرتا جب تھوڑے روز اسپتال مین رکھکر ڈاکٹر صاحب نے اُسکا معالجہ کیا اور اچھی طرح اُسے تربیت دیا آدمی سے اُنس کرنے لگا انسان کی خو پکڑنے لگا پھر جب صحبت انسانی مین شامل

وہ اوّل کا حق مجھپہ ہی آشکار	یہ اپنی صداقت مین ہی استوار
یہ دونون صفت قابل اخلاص ہین	بس ایسے مرے دوست بہ خاص ہین

بیان انجاح حاجت کا

اے عزیز از انجملہ انجاح حاجات ہی حاجت روائی ایک بڑی خیرات ہی خلق خدا کے عیال ہین اُنکی خیر خواہی مین سب کمال ہین جو خدا سے چاہے کہ مراد میری بر آوے چاہیے کہ خلق کی حاجت بر لاوے جو کسی محتاج کی احتیاج رفع کریگا خدا اُسکے سب رنج و بلا دفع کریگا جو تو کسی درماندہ کی مدد و اعانت کریگا ہمیشہ تجھپر خدا حمایت کریگا فرو بر آوردن کار امید وار از بہ از قید بندی شکستن ہزار ❊ دیکھو اسکے سبب کیسی نیکنامی حاصل کیا حاتم نے اپنے کو دوسرے کی کار برآری مین شاغل کیا اپنا کام کرنے مین اپنے نفس پر ہر شخص قادر ہی جب دوسرے کا کام کرے تو البتہ یہ بات نادر ہی۔

روایت

شاہ چین نے اسکندر سے کہا کہ آپ نے لذت سلطنت کس چیز مین پایا سکندر نے کہا اصل تین چیز مین ذوق مملکت ہی اوّل دشمن کی خرابی و ذلت ہی دوسرے دوستونکو راحت پہونچانا تیسرے امیدوارون کی حاجت بر لانا۔

بیان صحبت اخیار و دفع اشرار کا

اے عزیز از انجملہ اختیار صحبت اخیار ہی مگر ساتھ اُسکے لازم دفع اشرار ہی الصحبۃ موثرۃ قول سدید ہی ناقل اسکا مرد رشید ہی شعر

لقوما جش سے روایت ہی

کہ صدق ایک نکتہ فن صناعت ہی یہ وہ غازہ ہی کہ جس سے چہرہ معطر و منور ہوتا ہی اور وہ رعب چہرہ پر آتا ہی کہ دشمن پر جلد مظفر ہوتا ہی دروغ گوئی بڑی شناعت ہی جھوٹے پر تمام عالم کی ملامت ہی صدق عنبر ہی تو کذب خاکستر ہی یہ مثال بھی اسکی کمتر ہی راستی بہترین صناعت ہی اور خوشترین بضاعت ہی جھوٹ مزیل مہابت ہی گواہ جسکی عقلا کی جماعت ہی راستی ہر ملت مین مامور ہی جھوٹا سب مذہب کا مقہور ہی **فردراستی موجب رضای خدا ست +**

کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست +

حکایت منظومہ

نقل ہی کہ حجاج تھا جو کہ شاہ — ظلم سے تھا اسکی رعیت بتاہ

کچہری مین یکروز وہ آشکار — کئی مجرمون کو دیا حکم دار

تو ناگاہ یک قیدی کہنے لگا — کہ حقدارون کا خون بھی بہنے لگا

مجھے شہ کو لازم تھا بس چھوڑنا — مناسب نہین حق سے منہ موڑنا

یہ سُن شاہ اُس سے مخاطب ہوا — تو اُسکو بھی کہنا مناسب ہوا

کہا ایک نے تیری غیبت کیا — اُسے مین نے زجر و ملامت کیا

جو شہ نے شہادت طلب اسکی کی — اُنھین قیدیون مین سے یک نے دی

تو شاہد سے سُنکر یہ شہ نے کہا — کہ تو سُنکے خاموش کیونکر رہا

کہا تجکو دشمن مین رکھتا تھا تب — طرفداری دشمن بغایت عجب

یہ سُن شاہ کہنے لگا ناگزیر — کہ جلدی رہا کر دو دونون اسیر

یعقوب لیث سے ملکر ترک مناظرہ کیا مگر ابراہیم دربان کہ مرد وفادار تھا اپنے مالک کی نمک حلالی مین پائدار تھا جب یعقوب لیث نے نیشاپور پر دخل کیا اور رعایا اور لشکر پر عمل پایا ابراہیم سے کہا کہ میرے سب ساتھیون نے ہم سے ملکر خط کتابت در پردہ جاری کیا ہم سے تجھے ملنے وخط قاصد بھیجنے سے کس چیز نے عاری کیا ابراہیم نے کہا آپ سے مجھے ناآشنائی تھی اور وہ میرا محسن و مالک تھا اُس سے خلاف ہونا بیوفائی تھی یہ نہ تقاضاے دانائی تھی کہ منعم سے نرسی بی اعتنائی تھی **فرد** من نہ آنم کہ سر از خط وفا بر دارم گرچہ سازند جدا چون قلمم بند بند ۔ یعقوب لیث نے ابراہیم کی وفاداری پر آفرین وتحسین کیا اور اپنا مقرب وہمقرین کیا اور بے وفاؤنکو نوع نوع کی تعذیب دیا طرح طرح سے تخریب کیا۔

بیان صدق کا

اے عزیز صفات ستودہ سے ایک صدق ہی اور مذموم عکس اُسکا کذب ہی صدق تیغ زبان کا جوہر ہی زبان صادق بے بہا گوہر ہی **نظم**

در حدیث راست آرام دلست	راستیہا دانۂ دام دلست
دل نیارامد ز گفتار دروغ	زاب در روغن ہیچ نفزود فروغ
جوہر صدقت خفی شد در دروغ	ہمچنانکہ روغن اندر تن دوغ

الحق جو اپنے قول مین زیادہ اصدق ہی برحق خوبی کونین مین وہی اسبق ہی راستی شریف ورئیس کے چہرہ کی رونق ہی دروغگو کا دارین مین سیاہ رق ہی **فرد**

دروغ آدمی را کند شرمسار	دروغ آدمی را کند بے وقار

متدینان جہاں کردہ است۔

بیان وفا بہ عہد

اے عزیز خصال حمیدہ سے وفا بہ عہود ہی نقض وعدہ قند زہر آلود ہی وفا کام جوانمردان صاحب کمال ہی حسن عہد خصال بزرگان ستودہ حال ہی بیوفائی سے سخت بے اعتباری ہی بے اعتبار کا انجام شرمساری ہی بیت

جز صحبہ بر خاک وفا آنکس کہ ریخت	کے تواند صید دولت زود گریخت

وصایای ہوشنگ سے منقول ہی کیا خوب پند معقول ہی کہ اے فرزند نقض عہد سے اجتناب کرتا اُسکی شامت سے نہ اضطراب کر بے وفا کی شامت جلد آتی ہی بالکل رونق زندگی کی گنواتی ہی۔

نقل ہی کہ

ایک حکیم سے پوچھا گیا کہ آدمی کو عمدہ صفتوں سے کون چیز ہی اُسنے کہا وعدہ وفا کرنے والا سبکو عزیز ہی اے یار میری نصیحتوں پر ذرا خیال کر بیوفائی سے امیدوارون کو نہ پائمال کر کارروائی عالم کی بنیاد وفا ہی خلاف پیمان امیدوار پر بڑی جفا ہی سلطان لشکر کو امیدوار انعام کر کے لڑاتا ہی اُسی امید سے لشکر اپنا سر کٹاتا ہی اگر بادشاہ اپنے پیمان سے بیوفائی کرے فوج بھاگ کے شاہ کی رسوائی کرے وفا پر سب کامون کا دارومدار ہی خاص کر سلطنت کا بڑا ستون استوار ہی۔

مروی ہی کہ

یعقوب لیث نے جب محمد طاہر حاکم نیشاپور کا محاصرہ کیا سب ارکان محمد طاہر نے

تھا وہان ایک نیک مرد موصوف بمحاسن آداب و مکارم اخلاق تھا امانت و
دیانت و مروت و سخاوت مین شہرۂ آفاق تھا **بیت** باحسانش فقیران
شاد گشتہ ۔ زبند احتیاج آزاد گشتہ ۔ نوشیروان نے واسطے امتحان اُسکے
کے کمر باندھا اور سوداگرون کی سی صورت بنا یا اور اُسکے گھر جاکر مہمان ہوا
طبع آزمای میزبان ہوا اُسکے یہان کسی چیز کا نہ تھا توڑا کوئی دقیقہ کرمت
و ضیافت کا بچھوڑا بڑے تکلف سے انواع کھانا کھلایا اور برآمدۂ باغ انگور
مین لیجاکر سولایا جب صبح کو میزبان بیدار ہوا نوشیروان اُس سے شیرین گفتار
ہوا کہ مجھپر آپ کے احسان کا بڑا بار ہی بندہ آپکی کوئی فرمایش کا امیدوار ہی
میزبان نے کہا سب اسباب مہیا و ہر طرح کی آسایش ہی مگر انگور تازہ کی
مجھے خواہش ہی نوشیروان نے کہا آپ کے باغ مین انگور بیشمار ہی اُسکے
کھانے سے کیون انکار ہی اُس نیک سیرت نے کہا کہ ای خواجہ بادشاہ
میرا ظالم و غافل ہی پروای رعیت و خبر گیری ملک سے سست و کاہل
ہی انگور سب کا پہلا ہی چکھتے ہین ہم اہی دیانت سے عشر دینے کا انتظار
تکتے ہین جب شاہ خواب غفلت سے بیدار ہو اور کوئی عامل اُسکی تقسیم کو نیارہو
بعد تقسیم حصۂ شاہ وہ میرا مال ہی کھانا اُسکا تب البتہ مجھے حلال ہی یہ سُنکر
نوشیروان رونے لگا اور اُس نیک مرد سے کہنے لگا کہ ای خواجہ وہ
ظالم و غافل بادشاہ مین ہون اب امانت تیری مجھے غفلت سے بیدار کر گئی
اور دیانت تیری مجھے ہشیار کر گئی نوشیروان جب گھر آیا نقارہ عدالت
کا بجایا اُس خواجۂ میزبان کو بلایا منصب وزارت پر بٹھایا مصرعہ ہے مین امانت

جاہلان ہی بیت ہر کہ بالاتر رود ابلہ ترست ۔ کا سنخوان او بتر خواہد شکست
ناقص تکبر سے اپنا نقصان چھپاتا ہی حالانکہ قضیہ منقلب ہو جاتا ہی فی الحقیقت
تکبر قبائح کا اظہار کرتا ہی متکبر کو سب کی نظرون مین خوار و بے اعتبار کرتا ہی
جیسا عجز و تواضع مہتر کو زیادہ بہتر ہی ویسے ہی کبر کہتر کو زیادہ بدتر ہی مصرعہ
کبر زشت و از گدایان زشت تر ۔ جو مہم کہ زور و زر سے کسی طرح انجام
ہو تواضع و احترام سے بآسانی وہ کام تمام ہو۔

نقل ہی کہ

سلطان رشید نے کسی بزرگ کی تعظیم کو چلتے وقت سات قدم
تک پہونچایا وزیر نے کہا کہ آپ نے اتنی تکریم کر کے مہابت خلافت کو گنوایا
شاہ رشید نے کہا کہ جو مہابت تواضع سے زائل ہو نہونا اُسکا بہتر ہی جو قدر
کہ احترام بزرگون سے کم ہو جائے محو اُسکا اولے تر ہی۔ فرد قدرے کہ بہ تعظیم
کسان کاستہ گردد ۔ مردی بچنان قدرے کہ آراستہ گردد۔

بیان امانت و دیانت کا

اے عزیز منجملہ اُسکے امانت و دیانت ہی خائن پر ہر کسی کی ملامت ہی
حکما نے کہا ہی امانت رکن اعظم خصال حمیدہ کا ہی اور دیانت اصل محکم اخلاق
پسندیدہ کا ہی بنیاد ایمان امانت سے ہی دین کو اتحاد دیانت سے ہی امین
ہر جگہ مکرم ہی متدین سب کی نظر مین عزیز و محترم ہی۔

حکایت

جب ابتدائے زمان نوشیروان تھا ہنوز علم عدل رایت عدالت کا پنہان

عیار فی الحال اُسکے قدم پر گر کے بوسہ دینے لگا اور یہ قطعہ حسب حال پڑھنے لگا نظم اگر من گلے بروجودت زنم ٭ نمردم کہ در کیش مردان ننم
دو چشمش ببوسید در بر گرفت ٭ وزانجا طریق یمن بر گرفت
حاتم نے سب زاد راہ اُسکو کر دیا عیار نے جاکر حاکم یمن کو یہ سب خبر دیا بادشاہ سب حال سُنکر اُسکی سخاوت کا معترف ہوا اور اپنے طریقہ کینہ و بغض سے منحرف ہوا پھر ہمیشہ حاتم کی تعریف کرتا اور اکثر یہ شعر پڑھتا تھا شعر

ہست جوان مرد و رم صد ہزار	کار چو با جان فتد آنجا ست کار

خیال کیا چاہیے کہ ہزار سال سے زیادہ حاتم کو گذرا ہی اب تک چرچا اُسکا ہر جگہ برپا ہی سخاوت ایسا کام ہی سخی کی نام کا اتنا قیام ہی لاکھون دولت مندون کی دولت معدوم ہوئی سخی کی سخاوت کی دن دونی دھوم ہوئی سخاوت و احسان باقیات صالحات سے ہی اور حرص و طمع معدومات فضولیات سے ہی۔

بیان تواضع و احترام کا

ای عزیز صفات حمیدہ سے تواضع و احترام ہی لوگون کے دل کرنے کا ایک دام ہی تواضع یہ ہی کہ اپنے نفس کی تذلیل و تحقیر کرے اور دوسرون کی تکریم و توقیر کرے جسکے شرف علو و قدر مین کچھ انقلاب ہی اُسی کو تواضع سے حجاب ہی اور جو عالی منقبت والا مرتبت ہی تواضع مصاحف اُنکی بزرگی و جلالت ہی بیت تواضع زگردن فرازان نکوست گدا گر تواضع کند خوے اوست ٭ کبر خصلت ناقصان ہی۔ غرور عادت

عیار کو تیار کیا اپنے تیار کا مخمار کیا شاہ نے عیار سے کہا اگر تو چراغ حیات حاتم خاموش کرے اپنی جگہ گویا میرا آغوش کرے تعمیل حکم ظالم کو وہ استادہ ہوا آمادہ خونریزی وہ حرام زادہ ہوا حاتم کے گھر و مسکن سے انجان تھا اسکی صورت و شکل کے تجسس میں حیران و پریشان تھا اتفاق سے ناواقفی میں ایک شب حاتم کے گھر قیام کیا اسنے نہایت تواضع و اکرام کیا انواع شراب و اقسام طعام کھلایا اپنے احسان کا غلام بے دام بنایا وہ عیار لحظہ لحظہ تحسین کرتا لمحہ لمحہ آفرین کہتا صبح کو جب چلنے لگا دل اسکا فراق سے جلنے لگا آنکھیں گریان تھیں یہ شعر میں ورد زبان تھیں بیت

دلم مے سوزد از داغ جدائی	چہ بودے گر نبودے آشنائی

حاتم کا بھی ہر بار اصرار تھا کہ مجھے مدت سے شوق دیدار و انتظار تھا اب چندے اور مہمان ہو جیے مجھپر اتنا احسان کیجیے طرح طرح کے عذر پیش لاتا اور یہ شعر اسکو سناتا بیت

کہ در پیش دارم همے عظیم	بنارم شد البتہ اینجا مقیم

حاتم نے تب کہا اے یار مجھے بھی بتا اگر تشریف محرمیت مجھے ارزانی کرے شاید کہ میری عقل بھی جولانی کرے جب عیار نے اسکو ایسا دلنواز پایا اپنا یار مددگار سمجھ کر مددکار و ہمراز بنایا جب حاتم نے یہ سب بھید سنا شعر

بخندید و گفتا کہ حاتم منم	سرانیک جدا کن بہ تیغ از تنم

کہا اے جون تو جلدی اپنا کام کر اور گھر کی طرف اقدام کر تا شاہ یمن کا دل شاد ہو اور تو غریب بھی بامراد ہو شعر

چو حاتم بآزادگی سر نہاد	جوان را بر آمد خروش از نہاد

پانی پتھر گرانے لگا حاتم نے اُسی اسپ بادپیما کو ذبح کیا اور ضیافت و مہمانداری کرکے صبح کیا صبح کو ایلچی نے منشور قیصر پیش کیا حاتم نے پڑھکر پس پیش کیا تو اُسنے فراست سے اثر ملالت چہرۂ حاتم پر پایا جوان مرد سے مخاطب ہوکر سنایا اگر گھوڑا دینے مین آپکو مضائقہ ہی تو یہان بھی کچھ نہین مبالغہ ہی حاتم نے جواب دیا کہ ہزار گھوڑا ایسا ایک ادنی کو دینے مین نہ دریغ کیا افسوس یہ ہی کہ کل سے مطلع نہ کیا شب کو اسکو تیغ کیا اُسی اندیشہ

مین تحیر ہوا اسی تحسیر مین تفکر ہی ایسا
زبہر شادوش کردم کباب
بسوے رہ روے نیافت کس

من آن بادرفتار دلدل شتاب
کہ بد ظلمت ابراز پیش و پس
اخر اسپان تازی و تبرکات

تجارتی بمعذرت تمام ابلاغ خدمت سلطان روم کیا شاہنشاہ نے یہ سب دیکھ سنکر ہمت و سخاوت اُسکی معلوم کیا زبان اپنی لاف سخاوت سے بند کیا اور طریقہ مداحی اُسکی کا پسند کیا۔

تیسرے حاکم یمن کہ سخاوت مین رشک آفتاب تھا گر حاتم کے آگے اُسکو بھی حجاب تھا اِس لیے وہ حاکم شاق رکھتا حاتم سے دل مین نفاق رکھتا ایکروز جشن عام کیا خوب تیاری بادہ و جام کیا تذکرہ کوئی شخص مجلس مین حاتم کا ثنا خوان ہوا اُسی دم بادشاہ کو بہت گران ہوا کہ سب حاتم کے احسان کا ایسا حلقہ بگوش ہی اُسی کی مدح و ثنا کا ہر جگہ جوش و خروش ہی جب تک حاتم زندہ ہی ہم سب کی گم نامی ہی اُسکے بیار ہنے مین ہر طرح سے ناکامی ہی اب کسی طرح سے اُسکو اِس جہان سے مٹایا چاہیے اُسکی نام آوری کا چراغ بجھایا چاہیے فوراً ایک

روایت ہی کہ

جب ہمت و سخاوت حاتم کی شام سے روم تک دھوم ہوئی باعث کینہ
حسد والی یمن و حاکم شام و شاہ روم ہوئی دیکھا کہ نام آوری حاتم کی ہم سب سے
زائد دن بدن افزایش ہی سب متفق ہوے کہ اب ضرور حاتم کی آزمایش
ہی پہلے والی شام نے نامہ بھیجا کہ سوشتر سرخ موسیاہ چشم بلند
کوہان مجھے دیجیے بہتیرے آپ کے ممنون ہین مجھے بھی مشکور کیجیے اور اس
قسم کا اونٹ بہت نایاب تھا البتہ بصرہ و زرخیز و مشکل تمام شاذ و نادر دستیاب تھا حاتم
نے قاصد شاہی کو بٹھایا اور بڑی تواضع و منزلت سے شب کو کھلایا
پلایا صبح کو شہر مین منادی کرایا کہ جو شخص ایسا اونٹ لاوے جتنا چاہے قیمت
لگا دے اسی دام پر لونگا مگر دو مہینے کو قرض کرونگا غرض سوشتر
حاتم نے مہیا کر دیا قاصد لیکر شام کو گیا جب ملک شام نے دیکھا متحیر ہوا
کہ مین نے اپنی ضد سے اسکو آزمایا اس بیچارہ نے قرض کرکے بھجوا دیا
سب شتر و نکو متاع مصر و شام سے بوجھوا دیا اور حاتم کو فوراً پھروا دیا قاصد
جب حاتم کے یہان پہونچا اور سب شتر اسکو سونپا حاتم نے پھر ڈھنڈھورا
پٹوا دیا اور سب صاحبان شتر کو مع بار شتر بٹوایا یہ طرفہ خبر جب سلطان
شام نے پایا آپنے دعوی سخاوت سے باز آیا۔

دوسرے پھر ہرقل قیصر روم نے آزمایش کا دعوی کیا اسپ نہایت عمدہ
کہ حاتم پاس تھا طلب کیا جسدم ایلچی شاہ کا حاتم کے گھر آیا اور حاتم نے
اسکو بہ توقیر بٹھایا اسی وقت سے ابر سیاہ آسمان پر چھانے لگا اور

اُسکا عقبیٰ کا کام رانی ہی۔

حکایت

کسی حکیم سے پوچھا گیا کہ سب ہنرونکا چھپانے والا کون عیب ہی اُسنے کہا بخل ہی خدا اسکا عالم الغیب ہی پھر پوچھا سب عیبوں کا مخفی کرنے والا کون ہنر ہی اُسنے کہا سخا سے زیادہ مجھے نہین خبر ہی۔

حکایت

اسکندر نے ارسطو سے پوچھا کہ جس سے سعادت دین و دنیا ہو کون کام ہی اُس نے کہا قبلہ سخاوت وجود جسکا نام ہی جیسا مرغ وحشی دام میں آتا ہی آدمی احسان وانعام سے مقید ہوتا ہی ثنا و ذکر سخی ہر زبان کا مذکور ہی گو مکان اُسکا دور ہی سخی ہر دلکا مانوس ہی محسن کا سب دل محبوس ہی نیک نامی سخاوت و احسان کی ایسی پائدار ہی کہ خود سخی باقی نرہے مگر نام سخاوت برقرار ہی جس نے ساتھ سخاوت و احسان کیا جائے اُسکا تو خواہ مخواہ دلبند ہوگا جو غیر دور سے صفت سنیگا اُسکو بھی نہایت پسند ہوگا پس اے بھائیو جسکو مقدور ہو خوب سخا و احسان فرماتے رہو یہانتک کہ آفتاب کو بھی شرماتے رہو ہر غمگین دل کو ہنساتے رہو تا سب کے جی کو بھاتے رہو احسان وہ کمند ہی جس سے جانور وحشی بے رسن پابند ہی ابیات

کرم پیشہ کن کا دمی زادہ صید	باحسان توان کرد وحشی بقید
عدو را بالطاف گردن بہ بند	کہ نتوان بریدن بہ تیغ آن کمند
چو دشمن کرم بیند و لطف وجود	نیاید دگر خبث زو در وجود

نہایت تنگ تھے ماایت ایک تیر و کمان تھی شکار سے اُنکی گذران تھی جنگل
مین ایک مادہ ہرنی کا پیچھا کیا بچہ اُسکا تھک کر رہگیا بچہ کو لیکر ہاتھ ہاؤن
خوب جکڑا اور راہ اپنے گھر کی پکڑی ہرنی نے دیکھا کہ بچہ میرا بزنجیر ہے متغیر اُسکی
تصویر ہے ہرنی بھی پیچھے پیچھے کے دھلنے لگی اور بے ساختہ چلانے لگی جب
سبکتگین نے اُسکے نالہ پر خیال کیا اُسی دم رہائی غزال کیا جب
ہرنی نے بچہ آزاد پایا رو باسمان فریاد مچایا کہ آے داد رس بے زبانان
اس صیاد نے جیسا مدعا دل میرا پورا کیا اُسکا عوض تو اپنے رحم خاص سے
اسکو عطا کر اُسی شب سبکتگین خواب مین مبشر ہوا کہ ہرنی کی دعا سے مجھے
تخت سلطنت میسّر ہوا تھوڑے دنون کے بعد صداقت خواب نظر آئی
بادشاہت منہ کے بل دوڑ آئی جب ایک حیوان کی شفقت سے سلطنت
ملک فانی کی ملی اگر انسان پر رحمت کرنے سے مملکت ملک باقی ملے کیا عجب ہی۔

نظم

کسرے نماند و قصۂ ایوان او بماند	نعمان برفت و ذکر خوانق ہنوز ہست
برین رواق زبرجد نوشتہ اند بزر	کہ جز نکوئی اہل کرم نخواہد ماند

بیان سخاوت و احسان کا

اے عزیز عادت محمودہ سے ایک سخاوت و احسان ہی جسکی مداح
ہر زبان ہی سخاوت سبب نیکنامی ہی احسان موجب خجستہ فرجامی ہی جسمین
صفت سخا وجود ہی سب اُس سے خوشنود ہی بموجب **فرد**

شرف مرد بجود ہست و کرامت بسجود	ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ زوجود

سخا ایک نہال بے زوال ہی کہ شگوفہ اُسکا دنیا کی نیک نامی ہی اور ثمرہ

محال ہی ہمانجا باش میرا مقال ہی۔

بیان شفقت و مرحمت

ای عزیز صفات حمیدہ سے ایک شفقت و مرحمت ہی یہ بڑی نعمت و اعلےٰ دولت ہی مخصوص امراء و سلاطین کو اسکے حصول مملکت دل کے لیے تسخیر ہی خدم و حشم کے زور سے تن کو قید کر سکتا ہی کرم و رحم کے طور سے دل کو صید کر سکتا ہی عنان و سنان سے ظاہر ملک پر عمل ہو گا لطف و احسان سے ملک دل پر دخل ہو گا تن انسان کے مطیع ہونے سے ظاہر تعمیل حکم کیا کرتے ہین قلب کے مسخر کرنے سے جان و مال دل سے فدا کرتے ہین۔

نقل ہی کہ

کسی بادشاہ نے ایک حکیم سے پوچھا کہ بہترین شکار لائق شاہنشاہون کے کیا ہی اس نے کہا کہ ناوک لطف سے آپ فقط صید دل فرمائین تاکہ سب حضہ مطیع دل کے خود بخود ہاتھ آئین جب رعیت کے دلمین بادشاہ کی محبت ہوتی ہی اسی کی فرمان روائی اور خیر خواہی مین لذت ہوتی ہی اطاعت ظاہر مین حیلہ و حوالہ کی جا ہی تسخیر باطن مین دل و جان فدا ہی اسو واسطے شفقت و مرحمت اختیار کر سختی و قساوت دل کنار کر دریائے شفقت مین شناوری کر چنانچہ مرحمت کو تازہ دیکھی کہ شفقت سے ہر جگہ بیڑا پار ہی بے رحمت ہر راہ مین خار ہی۔

نقل ہی کہ

سبکتگین پدر سلطان محمود بیحد کے سخت تھے اور کھانے پینے سے

بناے کار نہ بر ثبات و ایمن باش	کہ ہر بناکہ بر اصل سست پائدار بود

ثابت قدمی یہ ہی کہ دغدغہ کسی مؤسوس سے کاروبار اپنا نہ چھوڑے اور وسواسہ کسی مہوس کے رسم و طریق اپنے سے منھ نہ موڑے۔

نقل ہی کہ

قیصر روم نے نوشیروان سے سوال کیا کہ بقاے سلطنت کس چیز مین آپ نے خیال کیا اُسنے کہا بیہودہ کام کا نہ اہتمام کرون جس مہم پر قصد کرون اُسکا انصرام کرون قیصر نے کہا سچ ہی یہی حکماے یونان سے منقول ہی اور سلاطین سلف کا بھی یہی معمول ہی تواریخ مین مسطور ہی معتبرون سے مذکور ہی کہ سلطان رضی ایک روز میدان غزنین مین جاتے تھے عمارت مکان شاہی مین کئی نفری کماتے تھے ناگاہ ایک حمال سے نظر شاہ چار ہوئی نہایت شفقت و رقت سے چشم شاہ گہربار ہوئی فرمانے لگے اے حمال اس بوجھ سنگین کو ڈال دے اپنی بارکشی سے اتنا نہ مجھے ملال دے وہ پتھر مدت تک وہان پڑا رہا لب شاہ راہ سے اڑا رہا گھوڑے اُسے دیکھکر بھڑکنے لگے مسافرون کے دل کھٹکنے لگے خواص وزرا نے اُسکے اُٹھانے کا خیال کیا بحضور سلطان عرض حال کیا کہ وہ پتھر دوسرے سے نہین ہلتا کسی کے ہلانے سے نہین ہلتا اگر حضور عالی ارشاد فرمائین وہی حمال اُسے علیحدہ پھینک آئین شاہ رضی نے فرمایا کہ اُس سے کہہ کر گروایا اب اگر پتھر اُسی سے اوٹھواؤن زمانہ مین بے ثبات کہلاؤن پہلے نہ کہا اب اگر برداشتہ کہون اپنے قول پر کیونکر پائدار رہون یہ خلاف۔ مجھے

نقل ہی کہ

شاہ خوارزم نے ایکروز مطبخی کو بلایا اور ایک قسم کا کھانا پکانے کو فرمایا جب باورچی نے کھانا پکاکر دستر خوان پر رکھا بادشاہ نے ہاتھ دھوکر ذرہ سا چکھا یکایک ایک مکھی اسمین نظر آئی شاہ نے اُسکے کنارہ پر بٹھائی جب دوبارہ لقمہ اُٹھایا اُسمین پھر ایک مکھی پایا اُسکو پھینک کر جب نوبت لقمۂ ثالث آئی پھر وہی بات پہلی پیش آئی تب بادشاہ نے اُس کھانے کو چھوڑ دیا اور اُس سے منھ موڑ لیا دوسرے کھانون کی طرف رجوع ہوا انھین سے دفع جوع کیا جب دستر خوان اُٹھایا گیا مطبخی بلایا گیا شاہ نے کہا کھانا تیرا پکایا خوب تھا بیرے دلکو از بس مرغوب تھا واہ کھانا ہو تو ایسا مزہ دار ہو اے باورچی کل پھر یہی کھانا تیار ہو مگر اتنی مہربانی فرمانا اب مکھی بہت نہ پکانا مطبخی شرمندہ ہوا حاضران مجلس کو خندہ ہوا کہ ایسے خلق و رفق سے اُسکو نادم کیا دوسرے مطلق نہ تعذیب خادم کیا فرد

چو در مقابلۂ مجرم لطف بنید کس | شود خجل زدہ واین خجالت دارین

بیان ثبات و استقامت

اے عزیز صفات محمودہ سے ایک ثبات و استقامت ہی درجہ اُسکا فوق الکرامت ہی اور وہ پائداری ہی ہیچ کفایت مہمات کے اور برقراری ہی اوپر دفع مکارہ و بلیات کے ثبات مثمر میامن و برکات ہی استقامت منتج فلاح و نجات ہی۔ قول حکما ہی کہ جو چاہے کہ اساس سلطنت استدام سے مامون رکھے چاہیے کہ بناے کار ثبات پر مکنون رکھے فرد

نعمت ہو رفیق زیبا ترین خصلت ہو قول حکمار باتمیز ہو کہ نشان خوشخوئی
دس چیز ہو۔ اول نیک کارون کی مخالفت نکرنا دوسرے
بار انصاف اپنے نفس پر دھرنا تیسرے عیب جوئی کسی کی نکرنا چوتھے
نفس پر اپنے عیب کی تہمت دھرے پانچوین جب کسی کا عیب دیکھے تاویل
معقول کرے چھٹے جو گنہگار عذر پیش کرے قبول کرے ساتوین
حاجت احتیاج والون کی برلاوے آٹھوین رنج دوسرون کا کھینچکو
سر جھکاوے نوین ساتھ خلق کے تازہ روئی رہے دسوین باتون مین
خوش سخن خوشخوئی رہے۔

نقل ہی کہ

اردشیر بابک نے اپنے بیٹے کو قیمتی کپڑا پہنے دیکھکر کہا کہ اے فرزند ارجمند
بادشاہون کو ایسا جامہ پہننا چاہیے کہ مثل اُسکا کسی خزانہ مین نہو و نہ کوئی دوسرا
شخص پہن سکے جیسا تیرا لباس ہی بہت لوگون کے پاس ہی اچھا جامہ وہ ہی
کہ تمار اُسکا نیکو خوئی و نیکو کاری ہو اور پرہیزگاری و بردباری ہو یہ
کپڑا ہر کسیکو نہین ملتا نہ اسکو ہر شخص پہنتا۔

نقل ہی کہ

فریدون سے کسی نے تقریر کیا حفظ ملازم کے استفسار تدبیر کیا اُس نے کہا
وہ شی ملاطفت و بردباری ہی جس سے ملازمان کی ثبات و پائداری ہی پھر
تدبیر حال مشکل کی استفسار کیا فریدون نے یون گفتار کیا جسکی تدبیر سے
تیغ و سنان عاری ہو اُسکی دوا ملائمت و سازگاری ہو

اثنائے راہ مین آئینہ اُسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا زمین پر گر کر ٹوٹ گیا بزرجمہر نے
آکر برجستہ یہ مصرع کہا مصرع عہ از قضا آئینہ چینی شکست
شاہزادی نے مطلق غصہ نہ ظاہر کیا فی البدیہہ جواب دیا مصرع عہ
خوب شد کاسباب خود بینی شکست

نقل ہرکرہ

ایک مرد کسی اقربائے ملک عرب کا قاتل تھا اتفاقاً حاضران مجلس سلطان مین
وہ بھی ایکروز شامل تھا شاہ نے کہا باوجود اس جرم کے یہ جرأت عجب ہے صاف
صاف بتلا اسکا کیا سبب ہی اُسنے کہا ہرچند تقصیر میری کبیر ہی لیکن عفو
تیرا کثیر ہی باعث اس دلیری کا تیرا حلم ہی موجب اس جرأت کا تیرا کرم ہی

فرد صدسال باستحان گنہ خواہم کرد	تاجرم من ست بیش یارحمت تو

یہ سنکر بادشاہ کو بہت خوش آیا فوراً قورا زرین منگوایا سب قصور عفو کر دیا
دولت سے اُسکا گھر بھر دیا اے بھائی جب آتش غضب شعلہ زن ہوا سے غضب

سے نفس کا دل شکن ہو فرد	چو حلم اندر آمد غضب گشت پست
غضب را ہمین بُرد باری شکست	غصہ کی ناری خلقت ہی اس لیے

عقل کو اس سے مضرت ہی عقل ایک آئینہ نورانی ہی غضب کی تعبیر ظلمانی
ہی بہت غصہ کرنا بُری بات ہی انجام اسکا ندامت ہی۔

بیان خلق و رفق کا

اے عزیز منجملہ اسکے خلق و رفق ہی خلق سے مراد خوشخوئی ہی رفق سے نرمی
نرمی و دلجوئی ہی شرط خلق بالطفت ہی اور شرط رفق بلائمت ہی خلق نیکوترین

حکایت

نوشیروان نے بزرجمہر سے پوچھا کہ حلم کیا چیز ہی اسکی کیا تمیز ہی اُسنے کہا حلم ملمع خوان اخلاق ہی اور ستودہ خلق آفاق ہی اگرچہ حرف حلم مقلوب ہوجائے لفظ ملح فوراً نکل آئے جیسا بے نمک کھانا خراب ہی ویسا ہی بے حلم

اخلاق بے آب ناب ہی مثنوی	باتو گویم کہ چیست غایت حلم
ہرکہ زہرت دہد شکر بخشش	ہرکہ بخراشدت جگر بخفا
ہمچو کان کریم زر بخشش	یہ صفت فارق انسان و حیوان ہی

شاہد اسکا سارا جہان ہی جانور ہرگز اپنے اختیار سے غصہ فرو نکریگا جب تک زندہ رہیگا اور نہ مریگا یہ صفت خاص انسان کے واسطے بنی ہی میرے دلمین حضرت یہی ٹھنی ہی۔

نقل ہی کہ

مامون بادشاہ ایک نگینہ یاقوت نہایت صاف و درخشان خجلت وہ لعل بدخشان کئی انگل کالا بنا و چوڑا زرگر کو خاتم بنانے کو سپرد کیا بعد کئی روز کے جو یاد آیا زرگر کو طلب فرمایا جب زرگر سامنے آیا خوف سے از بس تھرایا مامون نے وجہ رعشہ استفسار کیا زرگر نے امان جان مانگ کے اظہار کیا کہ نگینہ نے ناگاہ میری چٹکی سے پھسل کر جست کیا اور سندان پر پڑکے اپنے کو شکست کیا مامون نے کہا جا تو بے قصور ہی شدنی سے ہر ایک مجبور ہی

نقل ہی کہ

اسی طرح زیب النسا شاہزادی نے ایک کنیز کو بلایا اور آئینہ طلب فرمایا

عرق نکلنا بند ہوا بہرام بہت خجل مند ہوا تیسری دفعہ پھر نیت درست کرکے
جب عرق انار کی خواہش کی عرق نے خوب ہی افزائش کی۔

حکایت دیگر

کسی ملک مین ایک بادشاہ سراپا عدل مین مشہور تھا شہرہ انصاف اسکا
نزدیک و دور تھا ایکروز ایک پیادہ نے آکر فریاد کی کہ شاہزادہ نے مجھپر بڑی
بیداد کی بادشاہ نے فوراً حکم سو دُرّے مارنے کا شاہزادے کو دیا بالکلیہ
الفت و محبت فرزندی کو کھو دیا دیکھو عدل اسکا نام ہی جسمین برابر خاص و عام
ہی عادل کا ہر شخص ممنون ہی ظالم ہر زبان کا مطعون ہی عدل مین اتنا فائدہ
موجود ہی کہ عادل دونون جہان مین خوشنود ہی ٭ ٭ ٭ ٭ نظم

ترا زین بہ آخر چہ حاصل بود — کہ نامت شہنشاہ عادل بود
اگر خواہی از نیک بختی نشان — در ظلم بندی بر اہل جہان
رعایت دریغ از رعیت مدار — مراد دل دادخواہان برآر

بیان عفو و حلم کا

اے عزیز منجملہ اسکے عفو و حلم ہی عفو ترک سزاے مجرم کو کہتے ہین باوجود قدرت
و قدرت معاف کرنا شرط کرتے ہین عفو مین اپنے خاص قصور مند کے معاف کرنے
کی اختصاص ہی اگر قصور مند دوسرے کا ہی تو واجب قصاص ہی نظم

عفو فرمودن مبارک خصلتیست — ہر کہ دارد عفو صاحب دولتیست
دل ز نور عفو روشن می شود — وز نسیمش سینہ گلشن مے شود

حلم غصہ کا دور کرنا ہی نفس کا مجبور کرنا ہی۔

ظلم زشت ترین رذیلت ہی نتیجہ عدل بقاے ملک وسعت مملکت ہی ثمرہ
ظلم خرابی خزائن ووبرانی قراسی ومدائن ہی وصایا ہوشنگ بن سیامک مین
ہی کہ اے پسر آیندہ ظلم کو مطموس کر اور آیندہ جور کو منکوس کر ظلم باعث تغیر دولت
ہی جور سبب تبدیل نعمت ہی

منقول ہی کہ

کیقباد بادشاہ شکار مین لشکر سے جدا ہوکر اضطرار کرتا تھا ورتشنہ دہنی
سے بدحواس پانی کی تلاش مین پھرتا تھا ناگاہ ایک سمت خیمہ سیاہ نظر آیا
اسی طرف اپنے گھوڑے کو اٹھایا ایک لڑکے کو خیمہ مین بیٹھا پایا اپنی پیاس
کی شدت وپانی کی طلب سنایا ایک بکری کے دودھ سے اسنے قدح پر کردیا
قباد کو نہایت تعجب گذرا اپنے دل مین سمجھا کہ اسنے آدمیون سے دور جوہ بیابان
مین گھر بنایا ہی افراطی شیر دیکھکر خراج دینے سے آپکو بچایا ہی اب اس رقم
پر بھی خراج لگایا جائے تا سرکار کو مبلغ قرار واقعی ہاتھ آئے جب پھر تھوڑے
دودھ کی درخواست فرمائی بمشکل تمام قلیل دودھ کی نوبت آئی لڑکے نے فریاد
کیا کہ باشاہ نے نیت کا فساد کیا قباد نے اپنی نیت پھر درست کی اسنے
بکری دوہنے پر کمر بست کی دودھ کے فوارے کثرت سے چھوٹنے لگے سلطان
یہ عجائب دیکھکر ہنسنے لگے۔

حکایت

اسی طرح بہرام گور کو وقت طلب پانی کے کسی باغبان نے ایک نار کے
عرق سے قدح پر کردیا بہرام نے یہ دیکھکر طمع سے نیت مین تغیر کیا جب

طل ظلال ہو کہ عرصۂ جہان بغایت مختصر ہی و سیاحت ممالک ہفت اقلیم نہایت
مختصر ہی علو ہمت میری متقاضی نہین ہوتی کہ ایسے خفیف امر کو سوا
ہون اور توجہ بہ تصرف و تسخیر اُسکی کے کردن ارسطو نے کہا فی الحقیقت صحیح
ہی لیکن عمل اسکا ملیح ہی اگرچہ دنیاے دنی مین نقصان ہی مگر عمل مین فائدہ
دو جہان ہی دنیا کا نقصان عمل کے کمال سے تلافی ہو گا نہ ایک دوسرے

کا منافی ہو گا ✤ نظم	ملک عقبے خوزہ کان چشم تم بود
ذرہ زان ملک صد عالم بود	جہد کن تا در میان این نشست
حوصلۂ آن عالمت آید بدست	جب اسکندر نے اس بات سے کچھ تسلی پایا

تب بہ اگیری کو قدم آگے بڑھایا۔

بیان عدالت کا

ای عزیز تجارت کے عدالت ہی جس سے مظلومون کو راحت ظالمون کو ندامت ہی
عدل شحنہ ایک ہی ملک آرائی معہ ایک ہی تورا فزائی ہر مذہب کا مامور ہی

ہر عدل کرنے والا مامور ہی فرد	عدل نور بست کز و ملک منور گردد
وز نسیمش ہمہ آفاق معطر گردد	عادل محبوب عالم مردمان ہی ظالم

مبغوض تمام جہان ہی قصۂ نوشیروان عادل و حجاج ظالم ہر کس و ناکس کو
معلوم ہی اُسکی مدحت اسکی مذمت کی دھوم ہی عبد اللہ طاہر نے اپنے بیٹے سے
پوچھا کہ آیا دولت ہمارے گھر مین کب تک ہیگی بیٹے نے کہا جب تک رسم انصاف
و عدل نہ پھریگی حکمانے کہا ہو عدل ہر شی کو اُسکی جگہ پر ثابت رکھنے کو کہتے
ہین اور جب اپنی جگہ سے تجاوز کرے ظالم بولتے ہین عدل خوبترین فضیلت ہی

بہت ہی گھبرایا ہر چند وجہ گریہ بہتیرا پوچھا کیا اُسنے ایک ایک جملہ سے ٹالا دیا
قصہ اُسکا طول ہی زیادہ تصریح فضول ہی فقط سوال جملہ پر اتنا گریہ کرنا
کیسی عفت ہی ایسے دوست سے ایسا اخفا کیا ہی عصمت ہی۔

بیان بلند ہمتی کا

اے عزیز منجملہ اُسکے علو ہمت ہی محروم اُس سے بد فطرت ہی پیوند رفعت
ارجمند باہمت بلند صدیم الانقطاع ہی یہ امر ہر ملت مین متفق الاجماع ہی نظم

مرغ ہمت چو بال بگشاید — عرصہ اقبالش آشیان باشد
پیش جو گان ہمت عالی — کمترین گوے آسمان باشد

سلاطین و امرا کو ہمت پیشکار ایک ہی کافی اور مددگار ایک ہی وافی ہے
علو ہمتی بیشتر ہی قدم شوکت مین دوسرون سے وہی پیشتر ہی علو ہمتی
علامت شرافت ہی کم ہمتی ایک بڑی شامت ہی علو ہمتی سے مال و ملک
ملتا ہی ہمت نہونے سے آدمی گرتا پڑتا ہی۔

نقل ہی کہ

اسکندر ذوالقرنین نے جب قصد ملک گیری ہفت اقلیم کا کیا نہایت اندیشہ ناک
وملول ہوا ارسطو اُسکے وزیر باتدبیر نے علامت فکرت و نشان حیرت
جبیحال غیر حالیہ احوال اسکندر پر دیکھکر مستفسر ہوا کہ اے شاہنشاہ سپہر جاہ
دولت و عشرت مہیا و آمادہ ہی سب خدم و حشم موقف بندگی پر استادہ
ہی خزانہ معمور ہی مملکت موفور ہی تو ضیع ضمیر انور و تفرق خاطر ازہر کا کیا
سبب ہی مجھے اسکا عجب ہی اسکندر نے جواب دیا کہ مجھے یہ خیال ہی آسی سے

لیجانے کا معمول تھا ایک روز کسی شیر نر نے لوٹا اُسکا شکست کیا اُسکے
توڑنے سے دل اُسکا خستہ کیا اُسنے گریہ وزاری آغاز کیا رومال کو
آنکھون سے دمساز کیا کسی نے کہا کہ ایک بدھنا مٹی پر اتنا کیون محزون
ہوا اُسمین کیا صفت تھی جو ایسا مفتون ہو سپاہی بولا کہ وہ میرا قدیم محرم ہی
اُسکی جدائی کا مجھے غم ہی جا متقاضی نہین کہ روز روز نیا محرم بناؤن
اور اپنا جسم برہنہ اُسے دکھاؤن۔

بیان پارسائی کا

ای عزیز منجملہ اُسکے ایک عفت ہی تصریح اُسکی دفع شہوت ہی یہ قول
ساف ہی دُر معانی کا صدف ہی انسان مین دو صفتین قدیمی ہین ایک ملکی
دوسری بہیمی ہی صفت ملکی مائل ہی بعلم و عمل اور بہیمی حریص ہی بشرب و اکل
پس کمال بشر یہ ہی کہ تقاضاء ملکی بڑھاوے اور میل بہیمی کو دباوے بیت

از بہایم بہرہ داری ور ملایک نیز ہم	بگذر از خط بہایم کز ملایک بگذری

مثلاً نفس مائل بسفاح ہوا تو اُسکو رجوع بنکاح کیا ایک مرد حسین مع ایک
دوست اپنے کے برسر راہ ہوا اتفاقاً ایک جگہ پر ان دونون کا فرودگاہ ہوا
ساتھی نے بازار کو قدم بڑھایا اس حسین کو ایک عورت جمیلہ مستہتا دیکھ پایا
جلدی سے خیمہ مین در آئی طلب شہوت رانی کی سنائی یہ جوان حسین اتنا
سنتے ہی سر بگریبان ہو کر زار قطار رونے لگا آنکھین بھول گئین خون سے
منہ دھونے لگا وہ عورت ایسی شرمندہ و نادم ہوئی کہ اُسی دم مایوس ہو کر
گھر کی عازم ہوئی اتنے مین رفیق اُسکا بازار سے پھر کر آیا حال اُسکا دیکھ کے

پیغام قیصر کے گوش زد ہوا تب یون متکلم وہ باخرد ہوا کہ ملک و مال یار ہی لیکن ناپائدار ہی عدم وجود اس بے وفا کا برابر ہی اُسپر مفتون ہونا خطاے سراسر ہی مین نے تو اپنے لڑکے کو حلیہ ادب پہنایا ہی مکارم اخلاق سکھایا ہی ملک و مال کو فنا و زوال ہی اور ادب ایسا من از تغیر و انتقال ہی ملک مصر نے یہ جواب با صواب سنکر کہا سچ ہی قول حکما الادب خیر من الذہب ادب بہتر ہی سونے سے۔

بیان حیا و شرم کا

اے عزیز منجملہ اُسکے ایک حیا ہی اور وہ ایک سیرت ہی معقول اور خصلت ہی مقبول اور یہہ بھی ایک شرط ہی شرائط مناظم جہان سے عزیز تر ہی خردمندون کو اپنی جان سے اگر صفت شرم درمیان سے نکل جاوے

بالکل مصالح خلایق بگڑ جاے بیت	صف شکن قلب مناہی حیاست
راہ زن خیل ملاہی حیاست	ہر خاص و عام کو حیا سے فایدہ تام

ہی اور بے تاب آفتاب حیا کے ثمر اخلاق نارسیدہ و خام ہی بیت

گر حیا نبود بر افتد رسم عصمت از میان	ور حجابے درمیان ہست از تقاضاے حیاست

نقل ہی کہ

نوشیروان جہان گل نرگس ہوتا ہرگز برہنہ تن نہ ہوتا اگر کوئی سوال کرتا تب وہ یہ مقال کرتا کہ چشم نرگس موجود ہی کیا حیا میری مفقود ہی

حکایت

کسی جگہ ایک مرد رہتا تھا حرفہ سرہنگی کرتا تھا ایک بدھنا گلی پایخانہ

مطیع بھی بنیگا مودب سب عقدہ حکمت اسی سے کھلتے ہین اچھے بُرے محکم ادب

مین کہتے ہین۔ مثنوی فارسی

فزون تر ز ملک فریدون بود
کہ اموال را ہست رود زوال
کہ نام نکو از ادب یافتند۔

ادب بہتر از گنج قارون بود
بزرگان نکردند پروائے مال
عنان سوے علم و ادب تافتند

قول حکماء متقدمین ہی ہر ایک کے دل نشین ہی کہ آدب بہترین سرمایہ بنی آدم ہی خاصۃً خوشترین پیرایۂ بادشاہان عالم ہی۔

روایت ہی کہ

سلطان مصر نے ساتھ بادشاہ روم کے طریقۂ محبت و موافقت پیدا کیا اور غرض عقد پسر و دختر اپنے کی فرزند وصیہ اُسکے سے ہوید اکیا بعد شادی کے کو رزیادہ تر رسم الفت و مودت کی بڑھ گئی تصویر ایک دوسرے کی دل پر چڑھ گئی باہم شیوہ مشورہ طلبی کا اہتمام کیا ہر ایک نے دوسرے سے استصواب رائے کرکے خوب ملک کا انتظام کیا ایک روز شاہنشاہ مصر نے قیصر روم کو پیغام بھیجا کہ احفاد و اولاد عمدہ ثمرات زندگانی ہین یہی باقی رکھنے والے نام جاودانی ہین بیت زندہ است کسے کہ در یادش ماند خلفے بیادگارش + پس ہمت اوپر انتظام مال و فراغ بال انکے کے مصروف رکھنا چاہیے اور عنان عنایت طرف جمعیت و وسعت معیشت انکی کے معطوف کرنا چاہیے چنانچہ مین نے تو یہ ذخائر و جواہر و ملک و مال مہیا کیا ہی آپ نے اپنے صاحبزادہ کے لیے فرمایئے کہ کیا تہیہ کیا ہی جسکو یہ

کسی کے چہرہ پر غلبہ بلغم پیدا ہی کسی کو سودے کا سودا ہی کہین مجروح گرتا پڑتا ہی
کہین کوئی مقروح پڑا مرتا ہی کوئی لب جان ہی کوئی اپنی قسمت سے پشیمان ہی
یہ سب آپ کے نہ رہنے سے زیان ہی معالجہ اسکا آپ کے آنے پر آسان ہی آپ
کی عزلت گزینی سے اتنے خلق کا نقصان ہی میرا تو جناب ایسا ہی گمان ہی
اپنے ذرا سے بھلے کو اتنے مخلوق کو خراب نکرو ذرا اپنے آفرینندہ سے حجاب کرو بہتر
نزدیک احسن یہی ہی اور یہی راے صحیح ہی کہ آپ فوراً انزوا کو چھوڑین ان
مگلینون کا دل نہ توڑین شیخ رئیس نے جواب یون دیا کہ یہ سب مین نے قبول کیا الا علما
پیشین اپنے سے یون سنتے آئے کہ مضر صحبتون مین ہر گز نہ جا عاقل کا یہی کلام ہی
کہ پہلے اپنے کو مضرت سے بچاوے زان بعد نفع رسانی خلق کی دھوم مچاوے
اگر خیر خواہی خلق مستحسن ہی تو دفع شر اپنا سابقا واجب و احسن ہی اس زمانہ
مین دفع ضرر تو اختلاط خلق مین محال ہی اسواسطے اُنمین رہنا جی کا زیان و وبال
پرہیز مقدم دوا موخر ہی باقی سب واہیات دروسر ہی

بیان ادب کا

اے عزیز سب اخلاق کا سر ادب ہی بے ادب مورد مخضب ہی حد ادب
قدمانے یون احصا کیا ہی کہ دریا کو کوزے مین بھر دیا ہی قول و فعل مکروہ سے
نفس کو باز رکھے تجاوز عن الحد منزلت اپنے و غیر سے احتراز رکھے نہ اپنی حرمت
محو کرے نہ دوسرے کی عزت سہو کرے ادب ہر متنفس کو ضروری ہی نہ سیکھے تو اس سے
مجبوری ہی خاص کر امرا و شرفا کو تاکید اکید ہی ادب ہی سے امیری و شرافت
کی مزید ہی مصرعہ ادب تاجیست از فضل الٰہی ؎ جب مالک ہوگا مذہب

خلوت اختیار کرو نفس پر ذرا اصطبار کرو فرصت عمر قلیل کی غنیمت جانو
میری نصیحت کو دل سے مانو تحصیل علوم و تالیف کتب اسی خلوت کے بدولت
ہوتی ہی خلوت ہی مین فکر و عقل موتیون کی لڑی پروتی ہی صداقت اسکی فصول
بقراط مین موجود ہی اسکے عامل کو دارین کی بہبود ہی تلخیص جالینوسی کا
بھی یہی بیان ہی جو اوپر کی تحریر سے عیان ہی خلوت سے ضبط اوقات آسان ہی
ہی ہر مذہب کا فرمان ہی لیکن انتہا کی عزلت بھی معیوب ہی فقط اوسط
ہی درجہ سب کا محبوب ہی کیونکہ حوائج ضروری انسان کچھ اختلاط کی طالب
ہی اس لیے تھوڑی آمیزش نہ با فراط واجب ہی ذرا نظر کو پھیلا عقل
کو دوڑا مین نے کہا بیجا یا تیری ہی خطا گو تحریر میری خام ہی مگر یہ مضمون
پسندیدہ خاص و عام ہی

نقل ہی کہ

شیخ الرئیس حکیم نے آخر عمر مین صحبت و مجالست سب ترک فضول کیا گوشہ انزوا
و عزلت قبول کیا ایک ٹیکرہ کوہ پر جا گزین ہوا غایت درجہ تہذیب کے قرین
ہوا یہ خبر شہرون مین مشتہر ہوئی زبان زد ہر کس و ناکس در بدر ہوئی رفتہ رفتہ
جب ارسطاطالیس کے کان مین یہ خبر در آئی گویا بیماران منتظران کی مراد بر آئی
ارسطو حکیم نے شیخ کو ایک نامہ لکھکر روانہ کیا اُنکے بُلانے کو کیا خوب
جملہ و بہانہ کیا یعنے بہتیرے لوگ تمھاری انتظار کرتے ہین انتظار
کیا سخت اضطرار کرتے ہین کوئی باعث دق کے دق ہی کوئی سل سے مضمحل ہی
کسی کا خون متعفن رگون مین ہیجان کر رہا ہی کسی کو غلبہ صفراء محترقہ ہیجان کر رہا ہی

شاہ ہند نے کہا کہ میرے تکلم کے پیچھے برابر ندامت ردیف ہوتی ہی اور سکوت
مین سراسر شکست نفس حریف ہوتی ہی تب شاہ چین نے کہا کہ مین جب
کچھ کلام کرتا ہون اپنے کلام کا مملوک و مغلوب ہو رہتا ہون اور جب تک
خاموش رہون قادر و مختار رہون پھر شاہ کسرے نے کہا کہ مین اُن فضول
گویون پر تعجب و تاسف کرتا ہون اسی حسرت و حیرت مین شب و روز مرتا ہون
جو لوگ ایسی بات کہتے ہین کہ اگر اُنپر پھرے تو ضرر پہونچاوے اگر نہ عاید
ہو تو کچھ نفع بھی نہ دیجاوے آخر کو شاہ قیصر نے کہا کہ مین جب تک تلفظ نکرون
اُسکے اوپر قادر رہتا ہون اُس سے کہ کلام کر چکون۔

بیان تنہائی و گوشہ کا

ای عزیز منجملہ اُن مامورات کے ایک خلوت ہی اور ضد اسکا معیوب کثرت
مجالست ہی کثرت مجالست مین عقل منتشر و افکار متحیر ہو جاتے ہین جواہر نایاب
عمر کے اکثر ضائع جاتے ہین خلوت سے تنویر باطن حاصل ہوتے ہین اکثر اوقات اپنی
ضروریات ہی مین شاغل ہوتے ہین خلوت مین بہت ہنسی سے نجات ہی فضولیات
سے بچانے کی گھات ہے کثرت مجالست مین زق زق بق بق بافراط ہوتا ہی
بالکل باطن کا انبساط و انشراح کھوتا ہی اگر کسی کی چغلی یا غیبت یا ندمت
کیا یا سنا تو ایک تازہ دشمن تیار کر کے سر اپنا دھنا کثرت مجالست لڑکون کو خراب
کرتی ہی لکھنے پڑھنے سے باز رکھتی ہی جوانون کو عیاش بناتی ہی جہان مین
بدمعاش کہلاتی ہی دو جہان کی شامت و آفت سر پر لاتی ہی بوڑھے و
رئیس کو حکام کو تو نہایت ہی نازیبا ہی انجام اُسکا آخر کار سبز بخیب ہی

دکھایا اپنے واسکے بیچ بیچ اتحاد جمایا اُسکی دوستی نے عجیب گل پھولایا کہ اُس سے
غریب پھل آیا وہ قزاق ثمرہ آسکا پاکر پچھتایا شب کو بالکل چور و چوریون کا
پتہ دریافت کر لیا صبح ہر ایک چور کو گرفتار کر کے شناخت کر لیا تمام شہر کی چوری
عدم کر دیا اپنی ترقی کی تدبیر یک قلم کر لیا۔

بیان خاموشی کا

اے عزیز اُن امورات سے ایک خاموشی ہی کثرت کلام مین یک گونہ بیہودگی
ہی باعث مزید وقعت سکوت ہی ناقل اسکا فرتوت ہی یہی زبان انسان کو
کبھی عزت دیتی ہی کبھی اُسی پریشان کو موجب ذلت ہوتی ہی کبھی گھوڑے
پر چڑھاوے کبھی ہاتھی سے گراوے مہذب و حکماء عنان زبان کو روکتے آئے اور
روکنے سے خوب خوب حظ اوٹھائے جو لوگ بیساختہ فضول زبان وا کرتے ہین نتیجہ
اُسکے سے خوب پشیمانی کرتے ہین جنگ و فساد کی اکثر زبان بنیاد ہی کذب و دشنام
اسی کی اتحاد ہی اسی زبان کشائی سے عورتین مطعون ہین اسی کے تھامنے سے
اذخار و اسرار مکنون ہین اکثر عیوب زبان سے پیدا ہین اسی کی طرّاری پر
لوگ شیدا ہین یہی زبان خرابی دارین لاتی ہی اور یہی کبھی خوبی کونین دکھلاتی
ہی خود اپنی زبان روک بلکہ دوسرے فضول گویون کو بھی ٹوک یہ ایک گوہر
بے بہا ہی جو اسکی صفت ہو بجا ہی صرفہ فضول اسکا نارواہی ہر مذہب
مین بیجا و خطا ہی۔

نقل ہی کہ

ایک جگہ پار سلطان عاقل جمع تھے وہ سب گویا محفل عقل و حکمت کے شمع تھے

تب ہی ہاتھ اُٹھاوے اس بات پر جمیع حاضرین مجلس آفرین کرنے لگے اُسکی صداقت کا دم بھرنے لگے۔

بیان کم سونے کا

اے عزیز منجملہ اموراتکے قلت خواب ہی اور بہت ہی معیوب بات کثرت خواب ہی کم سونے سے بھی عقل تیز و دوان ہوتی ہی اور فکر بھی صافی وجولان ہوتی ہی یہ بھی یاد رکھیو کہ بہت سونے والے کی عقل کند فکر مکدر ہونا تو ضروری ہی مگر عمر بھی کم ہو جاتی ہی جو جو فائدے و نقصان قلت و کثرت طعام کے ہین وہی سب باتین بہ نسبت منام کے ہین یہ دونون گویا شرط مشروط ہین ایک دوسرے سے باہم مخلوط ہین بے کم کھانے کے کم سونا محال ہی بلکہ جی کا زوال ہی خاصۃً امرا اور وسار کو تیقظ و سہر نہایت ضروری ہی نفع اسکا بدیہی ہی کثرت سے امیر و حاکم کو سونا اپنے ورعایا کو گھونا ہی اکثر بادشاہون کی بیداری وخبرداری کا قصہ معروف ہی خردمندون کو از بس مالوف ہی فائدہ اُسکا دانشمندون پر عیان ہی عیان کا بیان زبان کا زیان ہی۔

حکایت

ملک روس مین ایک حاکم کی جاگنے کی عادت تھی اکثر گشت کی مہارت تھی باعث شہرۂ بیداری اُسکی کے چوری سے اُسکا گھر تو ہمیشہ خود محفوظ رہتا اور وہ دوسرون کی دزدی کی حفاظت اپنی خاطر مین گشت سے ملحوظ رکھتا چنانچہ ایک دن افسر دزدان سے چار چشم ہوا ظاہرا دوست بنا باطن مین خشم ہوا صورۃً یار غمگسار تھا معنیً مار زہردار تھا ہم درد و ہم پیشہ بنکے اُسکو اعتماد

وفساد و خون خرابہ ہوتا ہی اور اگر کمی غصہ ہووے تو سیکڑون جبر و جور و ظلم و جفا سہنا پڑتا ہی پس خیریت متوسط و معتدل حال مین ہی نہ ایسا افراط غصہ کر کہ کسی کا سر کاٹ کر خود دار پر جاوے نہ ایسا کم غصہ رکھ کہ غیر تجھے لوٹ کھاوے ایسی ہی مثال کھانے کی سمجھ اگر زیادہ کھاویگا تو کاسل پیدا ہوگا اگر مطلق نہ کھائے جلدی سے مرجائے اسی طرح صفت غرور کو جان اگر مطلقاً غرور نہو تو خاص لڑکون کا ہدف ہو اگر سراسر مغرور ہو ہر شخص تجھے مغرور رہو ایسا ہی ہر صفتون کو قیاس کر ذرا اپنے حال کا پاس کر۔

بیان کم کھانے کا

ای عزیز جملہ مامورات سے ایک سبکی معدہ ہی اور ضد اسکا منہی عنہ گرانی معدہ ہی گرانی شکم سے آسکت و نیند و غفلت و کندی عقل و مرض پیدا ہوتے ہین اور سبکی شکم سے چستی و چالاکی و تیزی و جولانی عقل و صحت بدن حاصل ہوتی ہی

حکایت

ہارون الرشید بادشاہ نے چار طبیب حاذق جمع کیے اور وہ چارون چار ملک کے تھے ایک ہندی دوسرا رومی تیسرا عراقی چوتھا سوادی چارون سے کہا کہ جو دوا محض بے ضرر ہو کہو ہندی طبیب نے زنگی ہڑ بتلایا رومی نے حب الرشاد سنایا عراقی نے گرم پانی جتایا تب سوادی کہ سب سے بڑا تھا بولا کہ ہلیلہ مغصص معدہ ہی اور حب الرشاد مرقق معدہ اور گرم پانی مرخی معدہ ہی یہ سب ضرر دار چیزین ہین اُس سے پوچھا گیا کہ تیرے نزدیک کون شی بے ضرر ہی اُسنے کہا کہ بے اشتہا صادق کے کھانا نکھاوے اور کچھ بھوک باقی رہے

ہی اعلے و افضل علوم کا علم تہذیب اخلاق ہی مقابل اسکے اور سب فنون بالائے طاق ہی لہذا علم اخلاق کا آغاز ہی اختتام اسکا بدست کارساز ہی

بیان علم و اخلاق و تقسیم اسکی کا

اے عزیز جان تو کہ اخلاق دو نوع پر ہی ایک ممدوحہ دوسرا مذمومہ اوّل قسم تو مامور ہی دوسری منہی مشہور ہی خلق مذمومہ سے شیشۂ قلب کو خالی کر بعد اُسکے خلق ممدوحہ سے بھر تہذیب نفس اسکا نام ہی مہذب ہونا مرانجام ہی یہہ دُرِ بے بہا جسکے پاس ہو دشمن کو اُسکے ہر طرح سے یاس ہو یہ وہ گوہر ہی کہ چوروں کے ہاتھوں سے مامون ہی اور حاسدوں کی نظروں سے بھی مصون ہی پہلی قسم مامورات ہی عمل اُسپر کرنا از ضروریات ہی دوسری قسم جو منہیات ہی چھوڑنا اُسکا از واجبات ہی کیونکہ یہ دونوں باہم متضاد ہی اور اجتماع ضدین خلاف اعتقاد ہی بے پرہیز کے حصول صحت محال ہی اگر اتفاقاً ہو بھی تو سریع الزوال ہی اور سنو سبکو یہ خیال ضرور ہی کہ ہر امر میں بے اعتدال فتور ہی ہر چند اولاً محمود ذائل ہی ثانیاً جلب فضائل ہی لیکن بدرجۂ اعتدال نہ بدرجۂ زوال کیونکہ اکثر چیزیں جو جبلی خلقت ہر فرد بشر ہی کلیہ ذائل کرنا اُسکا پر خطر ہی فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ سے رمز اسکا سمجھ لو اور معاندین کا منہ توڑ دو اصل تخلیق خالق کی با حکمت ہی کمی بیشی اُسمیں البتہ باعث مضرت ہی ایک مثال اُسکی خوب واضح رقم کرتا ہوں تمثیل بالتفصیل زیر قلم کرتا ہوں قوۃ غضبہ ایک جملہ منہیات سے ہی اور تفریط اُسکی بھی جمیع مضرات سے ہی گو اصل اسکی جبلی مخلوقات سے ہی اگر زیادہ ہو تو باعث ہزاروں شر

سوئی کام حکیم نہیں نہ فالتو ہوتا ہے سے ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وبہ نستعین اما بعد جاننا چاہیے کہ علم بڑی عمدہ چیزون سے
ہی بلکہ ہر مذہب کے ممدوحون سے ہی ریاست و شرافت علم پر منحصر ہی خیانت
ورذالت جہل سے منتشر ہی معدن سعادت علم ہی مخزن شقاوت جہل ہی پس
اس لیے ہر فرد بشر کو تحصیل علم ضرور ہی کہ بے علم شمع دل بے نور ہی پس طالب علم
ہر وقت و ہر جگہ مین سرخرو ہوگا اور جاہل متنفر علم ہر آن و مکان مین سیہ رو
ہوگا اطلاق علم کا گو صیغۃً و لغۃً عام ہی لیکن مستثنےٰ کرنا اسکا خاص کا کام ہی
اور عمل اور علم دونون باخود ہا لازم ملزوم ہی بے عمل علم والے کی قدر معلوم ہی پس
کمال انسان کا ان دونون چیزون سے ہوتا ہی و بے ان دونون کے گویا خواب غفلت مین سوتا

Tahzibul Akhlak

رسالۂ
تہذیب الاخلاق

جسمین

فضائل صفات حمیدہ اور اکتساب افعال پسندیدہ کے منافع کا بیان سودمند عام ہے

جیسے مظہر انسانیت

صفات۔ ادب۔ حیا۔ تواضع۔ احسان۔ امانت۔ دیانت۔ سخاوت۔ شجاعت وغیرہ جسقدر

افعال نیکوکاری ہین۔ اور خصائل رذیلہ اور افعال ذمیمہ سے اجتناب اور اُنکے مضار کی تصریح

بایراد امثلہ و حکایات دانشمندان

بعبارت سریع الفہم اُردو زبان سودمند مبتدیان

جسکو

واقف علوم و فنون **مولوی نجم الحق صاحب** زمیندار مقام بہرولی ضلع بستی نے

جہت افادۂ طلباے مدارس

واسطے نذر

جناب معلے القاب **صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن** ممالک مغربی و شمالی کے

تالیف کیا

دوم مرتبہ

بماہ مارچ ۱۸۸۴ء بمقام لکھنؤ

مطبع نامی منشی نول کشور مین بمزید آیش طبع ہوا

INSTITUTE INDIAN

Tahẓīb al-aḫlāq.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

